لواطت (لونڈے بازی)

اور

دیوبندیت

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے پمفلٹ مکروہ صورتیں کا رد

چیلنج

حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ مبلغ ۱۱۰۰/- روپے انعام دیا جائے گا۔

نوٹ: باقی سارے بنڈل کے جواب کا حق ہم محفوظ رکھتے ہیں اگر ضرورت محسوس کی گئی تو انشاءاللہ تعالیٰ ہر طریقے سے اور ہر موضوع پر تسلی کر دی جائے گی۔ البتہ ہم نے جو حوالے دیئے ہیں یہ بطور نمونہ مشتے از خروارے ہیں باقی اندازہ قارئین خود لگا لیں کہ جب نمونے ایسے ہوں گے تو اور کیا کیا ہو گا۔ جس مذہب و مسلک کے بانی اور حکیم الامت ایسے ہوں گے اس امت کا کیا حال ہو گا۔

ناشر: ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک شمالی لاہور ۳۹

لواطت (لونڈے بازی)

اور

دیوبندیت

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے پمفلٹ مکروہ صورتیں کا رد

چیلنج

حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ مبلغ :/ ۱۱۰۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

نوٹ : باقی سارے ہینڈ بل کے جواب کا حق ہم محفوظ رکھتے ہیں اگر ضرورت محسوس کی گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر طریقے سے اور ہر موضوع پر تسلی کر دی جائے گی۔ البتہ ہم نے جو حوالے دیئے ہیں یہ بطور نمونہ مشتے از خروارے ہیں باقی اندازہ قارئین خود لگالیں کہ جب نمونے ایسے ہوں گے تو اور کیا کیا ہو گا۔ جس مذہب و مسلک کے بانی اور حکیم الامت ایسے ہوں گے اس امت کا کیا حال ہو گا۔

ناشر: ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک شمالی لاہور ۳۹

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حضرات محترم! چند دن ہوئے کہ ہمیں ایک ہینڈبل ملا جس کا عنوان "مکروہ صورتیں" ہے اور لکھنے والے مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہیں، اس ہینڈبل کی ناشر "تحریک تحفظ عقائد اسلام شیخوپورہ روڈ لاہور پاکستان" نامی کوئی تنظیم ہے ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو یہ ہینڈبل شائع کیا گیا اور ان دنوں اس کی فوٹو کاپیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ اس ہینڈبل میں کیا لکھا گیا ہے، ہم صرف اور صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کے اپنے عقائد ہی باطل ہوں اور وہ کسی میدان میں آکر اپنی تحریروں کے آئینے میں اپنے آپ کو اور اپنے گرو گھنٹالوں کو مسلمان ثابت نہ کر سکیں وہ بے چارے اور لوگوں کے عقائد کی حفاظت خاک کریں گے۔ باقی رہی بات کہ اس پرچے میں لکھا کیا گیا ہے ہم صرف یہ کہیں گے کہ تحریر ہمیشہ لکھنے والے کے ذہن کی عکاسی کرتی ہے لہٰذا خود ہی اندازہ کریں کہ جو حضرت داتا گنج بخش، حضرت بابا فرید شکر گنج حضرت سلطان باہو پیر سیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دشمن خدا لکھے اور حضور جناب غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی فرزند شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رئیس المشرکین اور فخر قوم لوط جیسے القاب دے اسکا اپنا ذہن کتنا پراگندہ اور نجاست کا پتلا ہوگا اور پھر اس نے مذکورہ بالا بزرگوں کے پرتو یعنی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کیا کیا بکواسات بکے ہوں گے۔

افسوس! صد افسوس! کہ اگر کوئی حکومت پاکستان کے صدر، وزیر، سفیر، سیکرٹری یا کسی بھی عہدیدار کے خلاف ایسے الفاظ لکھتا اور شائع کرتا تو اس کی نسل

قطع کر دی جاتی (اس کی مثالیں نہ صرف ماضی میں بلکہ زمانہ حال میں بھی موجود ہیں کہ جس نے بھی کسی سرکاری آدمی کی عارضی شان کے متعلق کچھ کہنے یا لکھنے کی جرأت کی اس کا پتہ تک نہیں چلا کہ کدھر ہے اور کہاں گیا) مگر وہ بزرگان دین جن کی برصغیر پاک و ہند میں آمد کی بدولت ہمیں ایمان جیسی روشنی نصیب ہوئی اور ہماری دنیا و آخرت سنور گئی آج مملکت پاکستان میں انہیں شارع عام گالیاں لکھ کر چھاپی جا رہی ہیں اور عوام تو ایک طرف یہ حکومت جو اپنے آپ کو اسلام کی ٹھیکیدار گردانتی ہے کوئی نوٹس نہیں لیتی بلکہ صدر مملکت صاحب اُن کی کانفرنسوں میں جا کر برملا اعلان کرتے ہیں کہ

"ہم نے مولانا اشرف علی تھانوی کے تصورات کے مطابق بہت سا کام کیا ہے" ڈوب مرنے کا مقام ہے ایسے الفاظ زبان سے نکالنے والے کے لیے (۱) کیا یہ وہی اشرف علی تھانوی نہیں جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی (۲) کیا یہ وہی اشرف علی تھانوی نہیں جس نے "اشرف علی رسول اللہ" کہنے والے کی حوصلہ افزائی کی؟ (۳) کیا یہ وہی اشرف علی تھانوی نہیں جس نے حضرت عائشہ صدیقہ کی شان میں ایسی گستاخی کی کہ جسے لکھنے کو جرأت نہیں پڑتی؟ ان ہی وجوہات کی بنا پر علمائے عرب و عجم نے اس ہی اشرف علی تھانوی اور اس کے ساتھ قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی مرزا قادیانی وغیرہ کی تکفیر بھی کی تھی، مگر ہمارے صدر صاحب ان ہی گندم نما جو فروشوں کے تصورات کے مطابق کام بھی کرتے ہیں، اور ان لوگوں کی کانفرنسوں کو رونق بھی بخشتے ہیں۔

لیکن صدر صاحب یاد رکھو! بزرگانِ دین کے غلام سیاسی دھاندلیاں

تو برداشت کر سکتے ہیں (کیونکہ یہ لوگ آج کل کی جھوٹی سیاست پر پیشاب بھی نہیں کرتے) مگر اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور سرکار دو عالم کے غلاموں کی شان میں کسی قسم کی گستاخی ہرگز ہرگز نہیں برداشت کریں گے اور ہر ایسی تقریر اور تحریر کا نوٹس سختی سے لیں گے جس میں اشارۃً و کنایۃً بھی گستاخی کی گئی۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

لہٰذا

اب ہمیں مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے چند باتیں کرنی ہیں اور انہیں بتانا ہے کہ جناب اگرچہ تم نے اپنے دل کی آگ خوب ٹھنڈی کی ہے اور جی بھر کر گالیاں بکی ہیں مگر ان بزرگانِ دین پر جو تم نے الزام لگائے ان میں سے کسی ایک کا بھی حوالہ فراہم نہیں کیا تم کیسے حوالہ دے سکتے ہو؟ جبکہ اِن پاکیزہ لوگوں کی زندگیاں ہی پاکیزہ تھیں اور اُن کے کردار ہی بے داغ تھے۔ ہاں البتہ تمہارے اکثر گرو گھنٹال غیر محرم عورتوں پر نظریں جمانے والے اور لوگوں کے لڑکوں سے عشق بازی کرنے والے تھے۔ اب تم ان کی بد کرداریوں کو چھپانے کے لیے اولیاء کرام اور علماء اہلسنت پر الزام تراشی کرتے ہو لہٰذا! جب تک اولیاء اللہ اور علمائے حق کے غلام زندہ ہیں تم ایسے ہرگز نہیں کر سکو گے ہم تمہاری طرح بغیر حوالے کے بات نہیں کریں گے بلکہ تمہاری اپنی کتابوں سے ثابت کریں گے کہ جو کچھ تم نے بکا ہے وہ سب تمہارے گرووں میں موجود ہے۔ لہٰذا پڑھتے جائیے اور سر دھنتے جائیے۔

مولوی منصور علی شاگرد قاسم نانوتوی کا ایک لڑکے سے عشق

"مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا۔ اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اُسی کے تصور میں گزرنے لگے میری عجیب حالت ہو گئی، تمام کاموں میں اختلال ہونے لگا۔ حضرت (نانوتوی) کی فراست نے بھانپ لیا۔ ۔ ۔ ۔ فرمایا کہ ہاں بھائی وہ (لڑکا) تمہارے پاس کبھی آتے بھی ہیں یا نہیں۔ میں شرم و حجاب سے چپ رہ گیا تو فرمایا کہ نہیں بھائی یہ حالات تو انسان ہی پر آتے ہیں اس میں چھپانے کی کیا بات ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کوئی خفگی و ناراضگی نہیں ظاہر کی بلکہ دلجوئی فرمائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت نانوتوی کی خدمت میں پہنچا اور مؤدب عرض کیا کہ حضرت للہ میری اعانت فرمائیے میں تنگ آ گیا اور عاجز آ چکا ہوں ایسی دعا فرمائیے کہ اس لڑکے کا خیال تک میرے قلب سے محو ہو جائے تو ہنس کر فرمایا کہ بس مولوی صاحب کیا تھک گئے، بس جوش ختم ہو گیا۔ (ارواح ثلاثہ مؤلفہ مولوی اشرف علی تھانوی ص ۲۲۵ - ۲۲۶)۔

کیوں جی مولوی عبدالرحمٰن صاحب اب بتائیں لُوطی اور لونڈے باز کون ہے تمہارے بڑے یا کوئی اور، کیا مولوی نانوتوی کا اپنے شاگرد کو حوصلہ دینا اور بعد میں یہ کہنا کہ "تھک گئے جوش ختم ہو گیا" کہیں اس بات کی ترجمانی تو نہیں کر رہا کہ وہ بھی اسی کھیل کے کھلاڑی ہیں؟ شاید آپ بے شرمی سے کہہ دیں مگر ہم تجھے اب بھاگنے نہیں دیں گے لہٰذا لگے ہاتھوں اپنے نانوتوی اور گنگوہی کی عشق بازی کی داستان بھی پڑھ لیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کی عشق بازی

" دونوں حضرات (گنگوہی اور نانوتوی) بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی

کچھ شرما سے گئے مگر حضرت (گنگوہی) نے فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے حضرت (گنگوہی) بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا (نانوتوی) کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔

مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔" (ارواح ثلاثہ مولفہ مولوی اشرفعلی تھانوی صفحہ ۲۹۲)

کیوں جی! مولوی عبدالرحمٰن صاحب ان لوطیوں کی کارستانوں پر پردہ ڈالنے کے لیے بزرگانِ دین پر الزام تراشی کی جاتی ہے۔ اب بتا ؤ کہ دونوں کیا کر رہے تھے جس سے لوگوں کو کہنے کا موقع ملے۔ مگر مولوی گنگوہی بھی عجوبہ عاشق معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے کہنے کو خاطر میں ہی نہیں لاتا جبکہ بے چارے نانوتوی کا شرم اور..... کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب اب آپ کی تسلی ہو گئی ہے یا کہ نہیں! ہو سکتا ہے اونچے درجے (High standard) کے بے شرم کہہ دیں اس حوالے سے تو صرف لیٹنا اور پیار کرنا ثابت ہے اس سے آگے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ جناب میں بھی اولیاء اللہ کی درگاہ کا سگ ہوں اس قسم کے لوطیوں کو ان کے گھر چھوڑ کر آؤں گا۔

لہٰذا ذرا دل کی دھڑکنوں کو تھام کر اور آنکھوں پر سے پردہ اُتار کر مندرجہ ذیل حوالہ پڑھیں کیونکہ مولوی رشید احمد گنگوہی تو بے چارہ مولوی قاسم نانوتوی کے جہنم رسید ہونے کے بعد بھی خواب میں وہی مزے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ

"میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم نانوتوی عروس (دلہن) کی

صورت میں ہیں اور میرا (گنگوہی) اُن سے نکاح ہوا ہے، سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔" (تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۲۸۹ مولفہ عاشق الٰہی میرٹھی)

کیوں جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب خواب سے بیداری والے فعل بد کی تصدیق ہوئی یا نہیں ذرا بتا دیں کہ لوطی کون ہے؟ اتنی بری حرکتیں کرنے کے باوجود اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی کرتے ہو۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب اب میرے خیال میں آپ کا گزارہ ہو گیا ہو گا اگر تھوڑی سی گنجائش ہے تو لیجئے اپنے حکیم الامت کی بھی سن لیں تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ "ایک مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت عقد ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا، فرمایا ان کی سادگی دین داری اور بے نفسی داعی ہوئی، شروع ہی سے اُن کی یہ حالت تھی۔ اسی وجہ سے میں نے ان کو سعید احمد مرحوم کے لیے تجویز کیا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔ جب مرحوم کی وفات ہو گئی ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی۔"

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ یعنی ملفوظات اشرفعلی تھانوی جلد اول صفحہ ۹۴)

کیوں جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کیا حال ہے۔ مذکورہ بالا عبارت کے خط کشیدہ الفاظ کو ذرا غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ مولوی اشرف علی کو اس عورت کی سادہ طبیعت کا حال شروع سے کیسے معلوم ہو گیا۔ بہر حال معلوم ہونے کے بعد اپنے عزیز سعید احمد کے لیے تجویز کیا اپنے نکاح میں کیوں نہ لائے اور پھر مولوی اشرف علی تھانوی

کا یہ کہنا کہ "جی چاہتا تھا ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے" کا کیا مطلب؟ پھر یہ کہنا کہ "ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی. یہ کس بات کی ترجمانی ہے عبارت کا تجزیہ کرنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سعید احمد کو بھی مروایا گیا ہوگا. تاکہ راستے کا یہ آخری روڑا بھی ہٹ جائے۔

قارئین کرام :- اس عبارت کے بعد مولوی اشرف علی تھانوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں جس انداز سے گستاخی کی ہے ہم تو اس عبارت کو نقل کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے اس لیے صاحب شوق حضرات خود ہی دیکھ لیں کیونکہ یہ کتاب مارکیٹ سے عام ملتی ہے. اگر حوالہ ڈھونڈنے میں دقت ہو تو ہم سے رابطہ قائم کریں۔

اب ہم اپنے مضمون کو سمیٹتے ہوئے مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر دوبارہ کسی قسم کی خارش ہو تو ہمیں یاد کر لینا انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تسلی کر دی جائے گی اور اس وقت چھوڑیں گے جب تمہاری ہر طرح سے تسلی ہو جائے گی. اس کے ساتھ ہی ہم تمام دیوبندیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کم از کم اپنے آپ کو اپنے گرُدوں کی تحریروں کے آئینے میں مسلمان ہی ثابت کر دیں باقی باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں